

تو بہر حال ایسی چیز ہے، جو غنیمت سمجھنی چاہیے، کیونکہ آخر صبح کا رونا بھی ختم ہو جائے گا اور آدھی رات کی آہ و فغاں کا ہنگامہ بھی سرد پڑ جائے گا۔
یہ مضمون مرزا نے مختلف شعروں میں باندھا ہے، مثلاً:
نغمہ ہائے غم کو بھی اے دل! غنیمت جانے
بے صدا ہو جائے گا یہ سازِ مہستی ایک دن

نیز :

ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحہ غم ہی سہی، نغمہ شادی نہ سہی

ایک جا حروفِ وفا لکھا تھا وہ بھی مٹ گیا
ظاہر کا غذ ترے خط کا غلط بردار ہے
جی جلے ذوقِ فنا کی ناتمامی پر نہ کیوں
ہم نہیں جلتے نفس بہر چند آتش بار ہے
آگ سے پانی میں بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا
بہر کوئی در ماندگی میں نالے سے ناچار ہے
ہے وہی بد مستی بہر فردہ کا خود عندہ خواہ
جس کے جلوے سے زمین تا آسمان شرار ہے
مجھ سے مت کہہ "تو ہمیں کہتا تھا اپنی زندگی
زندگی سے بھی مرا جی ان دونوں بیزار ہے

۱۔ لغات:

غلط بردار کا غذا:

وہ کا غذا، جس پر سے

کوئی لفظ یا حرف

بہ آسانی مٹایا جاسکے

اور اس کا کوئی نشان

باقی نہ رہے۔ غالباً

یہ اس سال لگے ہوئے

کا غذا کا نام تھا، جیسا

آج کل کاتب کا پیاں

لکھنے کے لیے استعمال

کرتے ہیں۔ اس پر

سے بھی حروف چھری

یا چاقو (کرکٹ تصحیح)